باب: 58

جلال الدین رومیؒ

(Jalaluddin Rumi ra, 1207-1273)

مولانا رومیؒ کا اصل نام جلال الدین ہے۔ آپ بلخ میں سنہ 604ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام شیخ بہاؤ الدین ہے جو اپنے وقت کے بڑے صاحبِ علم و فضل بزرگ تھے۔ ایران کے شہر خراسان کا تقریباً سارا ہی علاقہ اُن کا مرید تھا۔ آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی۔ بعد کے اساتذہ میں، سید برہان الدین اور مولانا کمال الدین کے نام قابلِ ذکر ہیں۔ تعلیم کے سلسلے میں آپ نے حلب اور دمشق کا سفر بھی کیا۔ حضرت شمس تبریزؒ، مولانا رومیؒ کے دینی پیشوا اور مرشد تھے۔ مولانا اپنے مرشد سے جنون کی حد تک محبت کرتے تھے۔

مولانا رومؒ، ایک عابد و زاہد بزرگ تھے۔ روایت کی جاتی ہے کہ آپ کی نمازوں میں خشوع اور خضوع کا یہ عالم ہوتا تھا کہ عشاء کی نماز کے بعد نفل پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے تو ساری رات اسی میں نکل جایا کرتی۔ آپ روزے پر روزے بھی رکھا کرتے۔ آپ کا حسن سلوک، حسن معاشرت اور شریعت کی غیر معمولی پابندی لوگوں کو آپ کے دَر تک کھینچ لاتی۔ چناں چہ آپ کے گھر پر معتقدین کی آمد کا سلسلہ ہر وقت ہی جاری رہا کرتا تھا۔

مولانا رومیؒ کئی کتابوں کے مصنف تھے۔ آپ ایک بے مثال شاعر تھے۔ آپ نے اپنے فارسی کلام میں حکمت اور علم کلام کے بڑے بڑے مسائل، شعری زبان میں ادا کیے۔ آپ کی کتاب "دیوان" غزلیات اور رباعیات کا مجموعہ ہے۔ اس میں ترکی اشعار بھی ملتے ہیں۔ "مثنوی معنوی" اخلاقی منظوم تصنیف ہے۔ "فیہ مافیہ" مولانا کے اقوال کا مجموعہ ہے۔ ان کے علاوہ مولانا رومیؒ کے "مواعظ مجالس سبعہ" اور "مکتوبات: بھی استنبول اور تہران سے شائع ہو چکے ہیں۔

مولانا کی تحریر کردہ "مثنوی معنوی" کو ایک حیاتِ جاوداں ملی۔ اس کتاب کی مقبولیت اور ہر دلعزیزی نے تمام ایرانی تصانیف کو بالکل پیچھے چھوڑ دیا۔ مثنوئ مولانا روم، 2626 اشعار پر مشتمل کتاب ہے۔ اس کی 6 جلدیں ہیں۔ یہ بر صغیر پاک و ہند میں یہ اس قدر مقبول ہے کہ اس کی متعدد شرحیں لکھی گئیں۔ اس کے ترجمے بھی ہوئے اور اس کے لیے کئی فرہنگ یعنی dictionaries بھی تیار کی جا چکی ہیں۔ ترکی اور ایران

Siddiqui Publications

میں بھی اس مثنوی پر بہت کام کیا جا چکا ہے۔ اہم ترین بات یہ ہے کہ ان شرحیں ترتیب دینے والوں میں سے کسی نے مولانا کی اس مثنوی کو متصوفانہ نقطہ نظر سے پڑھا تو کسی نے اس کی معارفِ طریقت پر زور دیا۔ کسی نے مولانا کی مثنوی کے اُس حصے پر خاص توجہ کی جس کا تعلق احیائے دین اور علوم طبیعہ کے انکشافات سے ہے۔ شاعر مشرق علامہ اقبال بھی مولانا کی مثنوی کے بڑے معترف تھے۔ انھوں نے اسے اثباتی فکر و عمل کی ایک بہترین کتاب کہا ہے۔

مولانا رومؒ با عمل صوفی تھے۔ ساتھ ہی آپ ایک صاحبِ عرفان و بصیرت مفکر بھی تھے۔ آپ کی عارفانہ فکر آپ کی دینی اور صوفیانہ حکمت کا نچوڑ تھی۔ آپ نے وجدان (کسی دریافت اور جاننے کے ذوقِ سلیم) کو عقل کی ایک اعلیٰ قسم قرار دیا۔ مولاناؒ کے سلسلۂ طریقت کو جلالیہ اور مولویہ کہا جاتا ہے۔ اس فرقے کی خصوصیت، سماع اور جذب کی کیفیت میں ان کا ایک خاص انداز ہے۔

مولانا رومیؒ، وحدت الوجود اور وحدت الشہود کے بارے میں فرماتے ہیں "۔۔۔ وحدت الوجود کا مطلب ہے تمام عبادت اور پرستش، اللہ تعالیٰ کے لیے ہونی چاہیے۔ اُس ذات کے علاوہ کوئی چیز بھی قابلِ پرستش نہیں اور اگر کوئی غیر اللہ کی پرستش کرے گا تو یقیناً وہ شرک ہو گا۔ صوفیائے کرام کے نزدیک لا الٰہ الا اللہ کے معنی لا موجود الا اللہ کے ہیں۔ یعنی علمِ وجود میں صرف وہ ذاتِ واحد ہی موجود ہے۔ اس کے علاوہ کسی دوسری چیز کو حقیقی وجود سے متصف کرنا شرک و کفر ہے۔ ممکنات اور وجودِ کائنات کی وجودِ مطلق، وجودِ باری ہے۔ تمام موجودات، عین ذاتِ حق ہیں۔ ممکنات (possibilities) کے تعینات (assessments) اور تشخصات (valuations)، محض ایک پردہ ہیں۔ اگر یہ پردہ اُٹھ جائے تو سوائے ذاتِ حق کے کوئی وجود نہیں ہے، ورنہ یہ عالمِ امکان، نیست و نابود ہو جائے۔۔۔"۔

ولی کی تعریف مولانا رومؒ کچھ ان الفاظ میں کرتے ہیں۔ "۔۔۔ ولی وہ شخص ہے جو اللہ کی ذات اور صفات کو پہچانے۔ ہمیشہ اطاعتِ خداوندی کرے۔ محرمات سے بچے۔ لذتوں اور شہوتوں میں مشغول نہ ہو۔ نجاستوں سے دور رہے۔ مجنوں اور پاگل نہ ہو۔ اپنی شرمگاہ اور بدن کو برہنہ نہ رکھتا ہو۔ خود بھی خدا کے قریب ہو اور دوسروں کو بھی قربِ خداوندی سے ہمکنار کرے۔۔۔"۔

17 دسمبر سنہ 1273ء مولانا رومؒ اپنی طویل بیماری کے بعد اس دارِ فانی سے کُوچ کر گئے۔ رومیؒ کو اپنی روحانیت، علم و فضل اور شگفتہ انداز کی وجہ سے آج بھی ایک بلند مرتبہ اور مقبولیت حاصل ہے۔ آپ "مثنوی معنوی" کے علاوہ اپنی نصیحت آمیز "حکایات" کے سبب ہمیشہ یاد کیے جاتے رہیں گے۔

Siddiqui Publications